صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 28 اکتوبر 2024ء بمطابق 24 ربیع الثانی 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر بائیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، شرافت علی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِؕ O وَاُولٰۤٮِٕكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ O وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُؕ وَاُولٰۤٮِٕكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌۙ O يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَؕ O وَاَمَّا الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِىۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ۔

(ترجمہ): تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہیئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں، اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔ کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اس روز سخت سزا پائیں گے۔ جبکہ کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے اور کچھ لوگوں کا منہ کالا ہوگا، جن کا منہ کالا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) نعمت ایمان پانے کے بعد بھی تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا؟ اچھا تو اب اس کفران نعمت کے صلہ میں عذاب کا مزہ چکھو۔ رہے وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو اُن کو اللہ کے دامن رحمت میں جگہ ملے گی اور ہمیشہ وہ اسی حالت میں رہیں گے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جناب مسند نشین: جناب تاج محمد خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

معمول کی کارروائی کا معطل کیا جانا

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ دوسری مرتبہ اس کرسی پر بیٹھ رہے ہیں، ماشاء اللہ بہت اچھے لگ رہے ہیں۔ سپیکر صاحب، میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ آپ آج کا ایجنڈا Suspend کریں مجھے ایک قرارداد پیش کرنی ہے، ہمارے منسٹر صاحب اور باقی اگر کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو وہ کر لیں۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: کیا ہاؤس کو منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب مسند نشین: آج کا ایجنڈا Suspend کرتے ہیں اور ایک ریزولیوشن لے لیتے ہیں۔ منسٹر فار سوشل ویلفیئر، آپ ریزولیوشن پیش کریں۔

قرارداد

سید قاسم علی شاہ (وزیر سماجی بہبود): بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، میں ریزولیوشن پیش کرتا ہوں:

In pursuance of Article 144 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa hereby resolves that the Majlis-e-Shoora may be allowed to regulate the matters pertaining to explosives. The Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa further resolves that the Majlis-e-Shoora may also include the indemnity clause in its legislation to protect and save the actions of the Provincial Government of Khyber Pakhtunkhwa taken under the relevant provincial laws till enactment of new legislation. Thank you.

جناب مسند نشین: میں یہ ریزولیوشن ہاؤس کو پاس کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں، کیا آپ اس سے متفق ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب مسند نشین: ریزولیوشن کو Unanimously منظور کیا جاتا ہے۔ جناب اجمل خان صاحب۔

جناب اجمل خان: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ جناب چیئرمین صاحب، تین دن پہلے جو ڈرامہ رچایا گیا، وہ ڈرامہ اس ایوان کے دو ممبران، ایم پی ایز، انور زیب خان، ملک لیاقت اور ان کے ساتھ بیاسی (82) کارکنان کے خلاف ایک سازش تھی۔ جناب چیئرمین، کیا ضرورت تھی؟ خدانخواستہ ان پر کوئی قتل کا مقدمہ نہیں تھا، کوئی قاتل نہیں تھا، کوئی دہشت گرد نہیں تھا، ان کی رہائی کا تو Court order ہوا تھا، ان کی Bail منظور ہوئی تھی، ان کے رشتہ دار اور پاکستان تحریک انصاف کے جو کارکنان تھے، وہ ان کو Receive کرنے کے لئے، ان سے ملنے کے لئے اور ان کی ضمانت کرنے کے لئے آئے تھے۔ جناب چیئرمین، بے شرمی کی انتہا ہے کہ ان کے رشتہ داروں کو اور ان کارکنوں کو حملہ آور قرار دینا اور ان کو دہشت

گرد قرار دینا، یہ اس ایوان کی اور اس صوبے کی بے توقیری ہے اور یہ ایک صوبے کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے جو کہ خطرناک ہے۔ ہمارے اس ایوان کی ٹریژری بینچز کا اور اپوزیشن کا اور اس صوبے کا یہ مطالبہ ہے کہ ہمارے ممبران اسمبلی اور کارکنان کو فوراً رہا کیا جائے، ان کی پرانی ایف آئی آر اور نئی ایف آئی آر جو کہ جھوٹ پر مبنی ہیں، وہ ختم کی جائیں اور مزید سازش کو نہ پھیلایا جائے۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جناب شفیع اللہ خان صاحب۔

جناب شفیع اللہ: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، 04 اور 05 اکتوبر کو پنجاب میں فیڈرل گورنمنٹ اور سی ایم پنجاب نے ظلم، جبر، فسطائیت اور پولیس گردی کی جو مثال قائم کی ہے، شاید تاریخ میں اس کی ایک مثال ملے۔ جناب سپیکر، 04 اکتوبر کو پاکستان تحریک انصاف کے قائدین نے اسلام آباد میں ایک Peaceful protest schedule کیا تھا، اسی روز 04 اکتوبر کو KP کے کونے کونے سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ورکرز نکل کر جناب سردار علی امین خان گنڈا پور کی زیر قیادت ایک عظیم الشان جلوس میں اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئے، جونہی اٹک کے مقام پر پہنچے اور پنجاب میں داخل ہوئے تو وہاں پر ایک عجیب صورتحال دیکھنے کو ملی، جگہ جگہ مین شاہراہ کو Excavator سے کھود کر گڑھے بنا دیئے گئے تھے، سامان سے بھرے ہوئے کنٹینرز اور ٹرک سڑک کے عین درمیان کھڑے کئے تھے، ساتھ ہی رینجرز اور پولیس کا Heavy contingent ادھر Deployed تھا جنہوں نے شرکاء جلوس کو دیکھتے ہی Tear gas اور ربڑ کے گولے برسانا شروع کئے، ساتھ ہی فائرنگ کا سلسلہ بھی شروع کیا مگر اس سب کچھ کے باوجود جب وہ کچھ نہ کرسکے تو پھر ڈرون اور ہیلی کاپٹر سے زہریلی گیس اور کچھ مواد برسانا شروع کیا۔ جناب سپیکر، ہمارے ورکرز جانفشانی سے یہ رکاوٹیں عبور کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتے رہے، 05 اکتوبر کو جب ہم اسلام آباد ڈی چوک پہنچے تو وہاں ظلم کی ایک اور داستان شروع ہوئی، وہاں پولیس اور رینجرز نے دوبارہ شیلنگ اور فائرنگ کا سلسلہ جاری کیا جس سے ہمارے بہت سارے ورکرز زخمی اور ایک دو شہید بھی ہوئے۔ جناب سپیکر، ساتھ ہی ہماری گاڑیوں پر بھی دھاوا بول دیا، میرے خیال میں تاریخ میں اس فسطائیت کی مثال نہیں ملتی ہے۔ جناب سپیکر، حیرانگی کی بات ہے کہ ہمارا جلوس تو پرامن تھا، Peaceful تھا، یہاں تک کہ ہم نے ایک گملا تک نہیں توڑا، پھر نوبت یہاں تک کیوں پہنچائی گئی؟ میرے خیال میں یہ سب کچھ ایک پلاننگ کے تحت ہوا ہے، ایک خاص مقصد کے تحت ہوا ہے اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ 04 اور 05 اکتوبر کو اسلام آباد فلسطین اور کشمیر کا منظر پیش کرتا رہا، یہاں انسانیت کی تذلیل ہوتی رہی، پولیس گردی ہوتی رہی، ظلم اور جبر ہوتا رہا، وہاں فیڈرل اور پنجاب کے اکابرین یہ دیکھ کر اس ظلم اور بربریت سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ جناب سپیکر، اسی روز KP House جو کہ ہمارے صوبے کی پراپرٹی ہے، پراونس کی پراپرٹی ہے، ہمارا بھی ہے اور اپوزیشن بھائیوں کا بھی ہے، اس پر دھاوا بول دیا، وہاں کھڑکیاں توڑ دیں، دروازے توڑ دیئے، ہمارے چیف

منسٹر کی گاڑی توڑ دی، ایم پی ایز کی گاڑیاں توڑ ڈالیں، میرے خیال میں قانون اور آئین کو پاؤں تلے روند ڈالنا ان کی عادت ہے۔ جناب سپیکر، آخر میں جس موضوع کی طرف آنا چاہتا ہوں، وہ ملک لیاقت علی صاحب اور ہمارا انور زیب خان ہے جو 5 اکتوبر کو یہ دونوں ہمارے بہت سے سینکڑوں ساتھیوں سمیت، ورکرز سمیت Fabricated اور جعلی کیسز میں گرفتار ہو کر اٹک جیل میں پابند سلاسل ہیں، جب 26 تاریخ کو ان کی دونوں کیسز میں ضمانت ملی تو پھر ایک تیسرے Fabricated کیس میں ان کی گرفتاری عمل میں لائی، ان کو Court of law میں پیش کیا، وہاں جب جج نے کیس سٹڈی کیا تو اس نتیجے پہ پہنچا کہ یہ جعلی ہے، یہ Fabricated ہے اور یہ بنا بنایا کیس ہے، تو اس کو مقدمے سے ڈسچارج کیا لیکن رہائی کی بجائے ان کو دوبارہ ہتھکڑیاں ڈال کر اٹک جیل روانہ کیا، ان کے ساتھ تین Prison vans تھے جن میں ہمارے بیاسی (82) اور ساتھی بھی سوار تھے، سنگجانی کی حدود میں جب پہنچے تو انہوں نے گاڑیاں رکوائیں اور پولیس نے ان کو کہا کہ آپ بھاگ جائیں، آپ کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ظلم ہو رہا ہے، آپ راہ فرار اختیار کریں، انہوں نے راہ فرار اختیار نہ کی، تو پھر وہاں کی پولیس نے اپنی گاڑیوں، Prison vans کی گاڑیوں پر فائرنگ کھول دی، ٹائر پر Bursts مار دیئے، شیشے توڑ دیئے اور یہ ڈرامہ رچایا کہ یہ ملزمان بھی بھاگ گئے اور ہمارے ایم پی ایز کا بھی کہا کہ یہ بھی بھاگ گئے۔ جناب سپیکر، پنجاب پولیس جب اس طرح کا ڈرامہ رچاتی ہے تو یہ ان کو پولیس مقابلہ میں پار کرنا چاہتی ہے، شکر ہے کہ ہمارے لڑکوں نے اس کی ویڈیو بنائی تھی، اگر ویڈیو نہ ہوتی تو آج یہ پولیس مقابلہ میں پار ہوتے۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی جوڈیشل انکوائری ہو جائے اور جو بے گناہ لوگوں کو گرفتار کیا ہے، ان کو رہا کیا جائے اور گنہگاروں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جناب ارباب عثمان صاحب۔

<u>ارباب محمد عثمان خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، بالکل یہ صرف ہمارے دو ایم پی ایز انور زیب خان اور لیاقت خان کا مسئلہ نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ ابھی اس دور کی بات نہیں ہے، اسی کے ساتھ اگر آپ دیکھیں تو انتہائی افسوس کی بات ہے کہ جو ہمارے عہدیداران ہیں، جو گورنمنٹ کے Representatives ہیں تو وہ ابھی بھی Fear based اور Harassment کی پالیسی سے گورننس کر رہے ہیں، ان کو میں سیاست اور پارٹی سے بالاتر ہو کر یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں، آپ کے ساتھ یکجہتی کا، اور جو مطالبات آپ کر رہے ہیں، یہ صرف کسی پارٹی کے لحاظ سے نہیں ہے، یہ عوامی نمائندوں کی بات ہے اور یہ جو بھی لوگ ہمارے Decision makers ہیں، ان کو یہ سمجھنا ہوگا کہ پاکستان میں اکیسویں صدی میں 2024ء میں اگر آپ یوٹیوب بند کرتے ہیں، اگر آپ سوشل میڈیا کو Curb کرتے ہیں، اگر آپ Fire wall لگاتے ہیں تو اس کا جو Reaction ہوگا وہ منفی ہوگا اور سب سے زیادہ نقصان آپ کو ہی پہنچے گا، لہذا اگر ہم کوئی سبق سیکھنا چاہتے ہیں تو چاہیئے کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی Political prisoners کی وجہ سے پاکستان کی دنیا میں بہت زیادہ بدنامی ہو رہی ہے، تو یہ Harassment کی پالیسیوں کو بند کریں، آپ ان لوگوں کو آزاد کریں، ان کو اپنا کیس Forward کرنے دیں تو بالکل اس کی مثبت طریقے سے Objectively انکوائری

ہونی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہاؤس سے ایسے کوئی اقدامات یا ایکٹ بنانا چاہیئے کہ دوبارہ اگر کوئی ایسی چیز ہو تو اس کا 'مخ نیوے' یا اس کو ہم کیسے روک سکتے ہیں؟ یہ ہم پارٹی والوں کو، سیاست دانوں کو، پارلیمنٹیرینز کو کم از کم یہ تعین کرنا ہوگا کہ جو غلط ہو، اگر وہ آپ کی پارٹی کا نہ بھی ہو تو مہربانی کر کے وقت پر اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: داؤد شاہ صاحب۔

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ تهينک يو جناب سپيکر صاحب۔ اچها ، د ايم پي اے اورنگزيب صاحب او د منسټر ملک لياقت صاحب حوالې سره به زه دا خبره اوکړم چې يو خو که ته اوګورې، د دې صوبې سره د Start نه اونيسه تر اوسه پورې دا ظلم دے او دا جبر دے چې Being the Member صوبائی اسمبلی، په دوه ناجائزه ايف آئی آرز کښې او د هغې نه بعد بله ورځ چې کومه ډرامه اوشوه د ګاډی والا، پورا ملک، پورا خيبر پختونخوا په دې باندې حيران دی چې په پوليس کښې پوليس ګردی په دې ليول باندې روانه ده چې زمونږ Sitting MPA's او زمونږه د صوبې تذليل د ورکرو سره، زه دا خبره په دې ايوان کښې کوم چې تر کومه پورې به زمونږ ملک کښې دا ډرامې کيږی او دغه قيصې به روانې وی؟ زمونږ Sitting Minister, sitting MPA سره دغه يوه لوبه روانه ده، زه به دا خبره کوم چې د اپوزيشن والا هم مونږ سره ناست دی او دا د يو اورنګزيب او د يو ملک لياقت صاحب خبره نه ده، دا د پورا صوبې خبره ده ځکه چې زمونږ د صوبې دا تذليل روان دے او هميشه دپاره د دې صوبې سره دوئ په دې نظر باندې ګوری چې دا صوبه چرته د بل ملک پله ده، الله دې نه کړی چې په دې ملک کښې افراتفری پهيلاؤ شی ځکه چې Already دوئ د دې صوبې سره ظلم روان کړے دے، که د فنډ حوالې سره اوګورئ او که هغه نور حوالې سره، د ترقياتی کارونو حوالې سره اوګورئ، که هغه اين ايف سی ايوارډ کښې اوګورئ او که هغه مطلب زمونږ شيئرز اوګورئ، نو په هغه ليول باندې روان دی، د لوډ شيډنګ حوالې سره که هم اوګورئ چې زمونږ صوبه څومره زياته بجلی Produce کوی او ټولونه ظلم او زياتے زمونږ صوبې سره روان دے۔ بل به دا خبره کوم چې زمونږ په کوهاټ کښې يو ټنل دے او هغه ټول پلازه ده او د لوکل خلقو نه هم هغوی ټيکس اخلی، نو زه دا خبره کوم چې د دې صوبې سره هميشه دپاره داسې ظلم روان دے چې هغه څوک بالکل Spare کولے نه شی، نو زه دې ايوان ته خواست کوم چې دا کوم د صوبې سره ايشوز دی او کوم زمونږ د صوبې ممبر سره ظلم او زياتے روان دے، په دې باندې دې کم سے کم سخت اقدامونه واغستلې شی او جوډيشل انکوائری دې اوشی

ځکه چې هغه CCTV footages اوګورئ او د هغې نه علاوه کوم ویډیوز چې دې، هغه هم اوګورئ، په هغې کښې کلیئر لیکلی دی او تاسو یئی کتلے هم شئ چې دا یوه ډرامه ده، نو که داسې ډرامې زمونږ په ملک کښې کیږی او د غسې انارکی پهیلاویږی نو نور ملکونه په ترقئ باندې روان دی او زمونږ په ملک کښې د غه شان ډرامې روانې دی، نو زه هغه خلقو ته وایم چې بیا کله د صوبې خلق رااوچت شول، او اوس خو هسې هم خلقو کښې دا شعور راغلے دے چې واحد لیډر دے، مرد مجاهد، مرد قلندر عمران خان او که د دوئ خلقو دا خیال وی چې دوئ به د عمران خان نه خلق متنفر کړی او د عمران خان نه به خلق په شا کړی، دې ورکرانو چې کومې قربانئ ورکړ نو صرف او صرف د دوئ ټولو دا مرد قلندرقصور دے چې د عمران خان سره ولاړ دی او نیغ په نیغه او نر په نره به په میدان کښې د عمران خان سره ولاړ یو، که د چا په لاس کښې دم وی، د دوئ مطلب دا دے چې مونږ دې د دې نه واپس کړی، نو ان شاءالله د الله په فضل سره زه دا وایم چې کم از کم زمونږ دا کوم Revolution روان دے د آئین او قانون په دائره کښې مونږ یو پر امن احتجاج کولو، اسلام آباد ته تلو، نو آیا دا اسلام آباد زمونږه د Approach نه لرې دے ؟ آیا په اسلام آباد کښې د خیبر پختونخوا شیئر نشته دے ؟ آیا اسلام آباد باندې زمونږه تلل منع دی، ممانعت دے ؟ آیا مونږه د بل ملک سره تعلق ساتو چې زمونږ ملک سره زمونږ د صوبې سره دا ظلم او جبر روان دے ؟ نو دا کوئسچن زه په دې هاؤس کښې پریږدم او ان شاءالله دا ټول چې د اپوزیشن والا دی او دا کوم Sitting زمونږ ګورنمنټ والا دی، دوئ به ئې ټول تائید کوی۔ الله مو عزتمند لره۔

جناب مسند نشین: فضل حکیم صاحب، آپ شفیع اللہ جان صاحب کے بعد پھر آپ بات کریں۔

جناب شفیع اللہ جان: تھینک یو، شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو آپ کو مبارکباد اور جیسا کہ اس سیشن میں، اس فلور پر ہمارے دو Sitting MPAs جناب ملک لیاقت علی خان صاحب اور جناب اورنگزیب خان جو اس وقت Detention میں ہیں اور جس طرح پس منظر بیان کیا گیا ہے کہ جب تحریک انصاف ڈی چوک جا رہی تھی، وہ ہماری ایک پر امن احتجاجی کال تھی اور ڈی چوک جس طرح پہنچے ہیں وہ سب کو پتہ ہے کہ کس طرح ظلم اور فسطائیت کی اور ہم نے ان کا مقابلہ کیا، ہمارا جو ٹارگٹ تھا، وہ ڈی چوک پہنچنا اور وہ ہم نے Achieve کیا، اس کے بعد جیسے ہی قافلے KP میں دوبارہ واپس روانہ ہوئے تو انہوں نے اٹک کے مقام پر ایجنسیوں اور پولیس کے لوگ کھڑے تھے، وہ تحریک انصاف کے لوگوں کو گاڑیوں سے اتار رہے تھے اور جناب سپیکر، یہ واپسی کا ٹائم تھا اور اسی ناکے پر ملک لیاقت علی خان صاحب اور انور زیب خان کو جو ہمارے Respected MPAs ہیں اس ہاؤس کے، ان کو اپنی گاڑیوں سے کارکنان سمیت اتار گیا، ان کو گاڑیوں سمیت اور ان کے ساتھ جو گنرز تھے، ان سمیت ان کو قید کر دیا گیا۔ جناب سپیکر، جب یہ ساری کارروائی ہوئی تو اگلے ہی دن 31 اکتوبر کو جو سیشن ہونا تھا، تو اس اسمبلی نے ان کے پروڈکشن آرڈرز جاری کئے اور پروڈکشن آرڈرز ہوم ڈیپارٹمنٹ والے سیدھا اسلام آباد پولیس کے پاس لے گئے، وہاں سے

ابھی تک Reply نہیں آ رہا۔ اس کے بعد جناب سپیکر صاحب نے ایک اتھارٹی لیٹر ایشو کیا اور ہم نے کورٹ میں اس پروڈکشن آرڈر پر Writ petition جمع کر دی جس پر کارروائی نہیں ہو رہی تھی، اس Petition کا نمبر 187015 ہے اور وہ نوٹس ہو چکا ہے جناب سپیکر، نوٹس ہونے کے باوجود فیڈریشن اس کو لیٹ کر رہی ہے، یہ وہی کہانی ہے جس طرح KP House پہ ہوئی، ہماری ٹیم ایف آئی آر درج کرنے گئی جو وہاں سیکرٹریٹ کا پولیس سٹیشن ہے، ایس ایچ او نے وہاں ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا، تو ابھی کیا پیغام دیا جا رہا ہے KP کو اور KP کے عوام کو فیڈریشن کی طرف سے کہ ہمارے ایم پی ایز بھی قید ہیں، ہمارے اس کے ساتھ ورکرز بھی قید ہیں، اسمبلی پروڈکشن آرڈر جاری کرتی ہے، اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا، اتھارٹی لیٹر جاری کرتی ہے، اس پروڈکشن آرڈر کے خلاف کورٹ جاتے ہیں، جہاں پر Writ جمع ہوتی ہے اور وہ نوٹس ہو جاتا ہے، تو وہ نوٹس ہونے کے باوجود Delay ہو رہی ہے، اس کے باوجود جب پچھلے دنوں بیاسی (82) لوگوں کو ڈسچارج کیا گیا، ان میں ملک لیاقت علی خان صاحب بھی تھے اور انور زیب خان صاحب بھی تھے اور یہ بڑی Simple سی ایک منطق ہے کہ جب بندہ ڈسچارج ہو جاتا ہے تو وہ واپس جاتا ہے، ڈسچارج ہونے کے بعد وہ جو ڈرامہ کیا گیا سنگجانی کے مقام پر کہ ان کو روک کر پھر وہ ایک سٹوری بنائی گئی کہ جی گاڑی پر حملہ ہو گیا، تو کیسے حملہ ہو گیا؟ وہ تو Already discharge ہو چکے تھے، تو یہ ڈرامہ صرف اور صرف اس لئے کیا گیا تھا کہ جو لوگ ڈسچارج ہوئے، ان پر ایک نیا کیس بنایا جائے۔ جناب سپیکر، اس فلور سے اور یہ پوری اسمبلی متفقہ طور پر جیسے قرارداد بھی پیش ہوئی کہ ہم اپنے دونوں Sitting MPAs کا پروڈکشن آرڈر بھی جاری کرنا چاہتے ہیں کہ وہ یہاں آئیں اور اس سیشن میں حصہ لے سکیں اور ہم اپنا قانونی آئینی حق بھی استعمال کریں گے، ہم کورٹ بھی جائیں گے، میں پہلے بھی یہ بات کہہ چکا ہوں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر چیز قانون اور آئین کے مطابق ہو لیکن اگر یہ چیز قانون اور آئین کے مطابق نہیں ہو گی اور ہمیں اپنا حق قانون اور آئین کے مطابق نہیں دیا جائے گا، اس فلور، اس ہاؤس کے ممبر آف پارلیمنٹ کو ان کا حق آئین اور قانون کے مطابق نہیں دیا جائے گا تو ہم ہر وہ Option استعمال کریں گے جس سے اس صوبے کو، ہمارے ممبرز کو، ہمارے پورے ہاؤس کی عزت افزائی ہو، ان کی Respect بڑھے کیونکہ ہم منتخب لوگ ہیں اور منتخب لوگ ہی یہ صوبہ آگے لیکر جائیں گے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب فضل حکیم صاحب۔

<u>جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر برائے حیوانات وماہی پروری)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه، ډیره شکریه د ټائم راکولو۔ زمونږه کشر خبرې اوکړې خو یو د ظلم انتها روانه ده، زمونږه دوه د اسمبلۍ ممبران دی، ورسره سینکړوں کارکنان دی، ضمانت ئې اوشو، بیا یو غټه د ظلم انتها ئې اوکړه او بیا هغه تور ئې ورپسې جوړ کړو چې یره په دوئ باندې چا حمله اوکړه، نو نن مونږه ریکویسټ کوؤ او سبا به بیا خامخا روډونو ته راوځو، خو د دوئ مقصد صرف او صرف دا دے چې زمونږه د صوبې، زمونږه د خیبر پختونخوا خلق تنګوی جناب سپیکر، مونږه خو امن پسند خلق یو، مونږ وفادار خلق یو او مونږه آئین منو

او دا شخصیات چې لګیا دی په کمرو کښې فیصلې کوی، هم د دې وجې نه چې یره راپسې دا کوم خلق رااوچت شوی دی چې د چا غلامی نه کوی او الحمد للّٰہ نه غلامان یو او نه به غلامان جوړ شو، دوئ دې غوږونه کھلاؤ کړی او وادې وری چې زمونږه ممبران صاحبانو سره، زمونږه کارکنانو سره چې دوئ کوم ظلم کوی، زه د دې اسمبلئ نه دا ریکویسټ کوم چې مہربانی اوکړئ، دا ظلم دې نور بس کړی، تر کومې پورې به دا ظلم کوی؟ جناب سپیکر صاحب، نن زه چې راتلم، زما په ایجنډا کښې بلونه وو، د هغې د پاره راغلم، چونکه اوس خبر شوم چې ایجنډا Suspend شوه، نو زه به سبا خپله باندې هم ATA 7 کښې جج ته به پیش کیږم او هغه ایف آئی آرز، جعلی ایف آئی آرز چې په مونږه باندې شوې دی، دا ولې شوې دی؟ ځکه چې مونږه د عمران خان وفادار کھلاړیان یو او خان د دې ملک وفادار دے او د عوامو وفادار دے، خان د خپل ځان سوچ نه کوی، خان عمران خان د دې وطن سوچ کوی، د دې غریبو خلقو سوچ کوی او دا د هغه Vision دے چې په دې ملک کښې د طاقتورو د پاره او د کمزورو د پاره یو قانون وی، انصاف دې وی او هغه Vision د شخصیاتو د پاره ټهیک نه دے ځکه چې شخصیات دا سوچ کوی چې زما د پاره او د ریړهې والا د پاره چې یو قانون شی نو زه په څه شخصیت شوم، دا ملک دې شخصیاتو تباه و برباد کړو جناب سپیکر صاحب، تباه برباد دې شخصیاتو کړو او الحمد للّٰہ هغه ورځې لاړې چې شخصیات به فیصلې کوی او عوام به دل کیږی، په دې صوبه کښې د غریبانانو حکومت دے او زه خپل اپوزیشن ورونړو ته هم وایم چې دا صوبه ستاسو هم ده او زمونږه هم ده، دا زمونږه په شراکت ده، فیصلې به د آئین مطابق کوؤ، کله چې د آئین په مطابق د انصاف فیصلې اوشی نو امن به راشی۔ زه یو مثال درکوم، کله چې په 2018ء کښې عمران خان وزیر اعظم جوړ شو، هغه تاریخ اوګوره، ډرون حملې ختمې شوې، ولې ختمې شوې؟ هغه غلامی نه کوله، د هغې نه اوګوره مخکښې شمار ئې اوکړه، څلور سوه یا څه کم یا څه دپاسه څلور سوه ډرون حملې زمونږه په پښتنو، په قبائلو، په نرانو قوم شوې دی۔ هغه بله ورځ په ماشومانو ډرون اوشو، څومره ظلم دے، ته بې ګناه یو سړے قتل کړې، بې ګناه سړے شهید کړې، په کور کښې ټول خلق لاړ شی، یو کس دوه پاتې شی، هغه به څه کوی؟ بیا وائی خودکش، دا خو ستاسو دهشت ګردی ده، زمونږه په خیبر پختونخوا کښې ئې شروع کړه، ظلم ئې شروع کړو، د ظلم انتها ئې شروع کړه۔ جناب سپیکر صاحب، مہربانی دې اوکړې، دا خپل ضمیر دې نور په ډالرو نه خرڅوی، مہربانی دې اوکړې دا خپل وطن دې نه خرڅوی او د ټولو نه غټه خبره دا ده چې په دې ملک کښې انصاف راشی، د آئین مطابق چلیږی او هغه خلق مونږه منو چې څوک آئین منی، هغه خلق مونږ منو څوک چې په دې وطن مئین وی خو دا خبره یاد ساته چې هغه خلق مونږ نه منو چې څوک آئین او

زمونږ ملک نه منی او ان شاءالله د عمران خان وفادار مونږ نن هم یو او سبا به هم یو۔ ډیره مننه، شکریه۔

<u>Mr. Chairman</u>: The sitting is adjourned till 02:00 P.M., Tuesday, 29th October, 2024.

(اجلاس بروز چارشنبہ مورخہ 29 اکتوبر 2024ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)